نغماتِ طیّب

Nughmat-e-Twayab

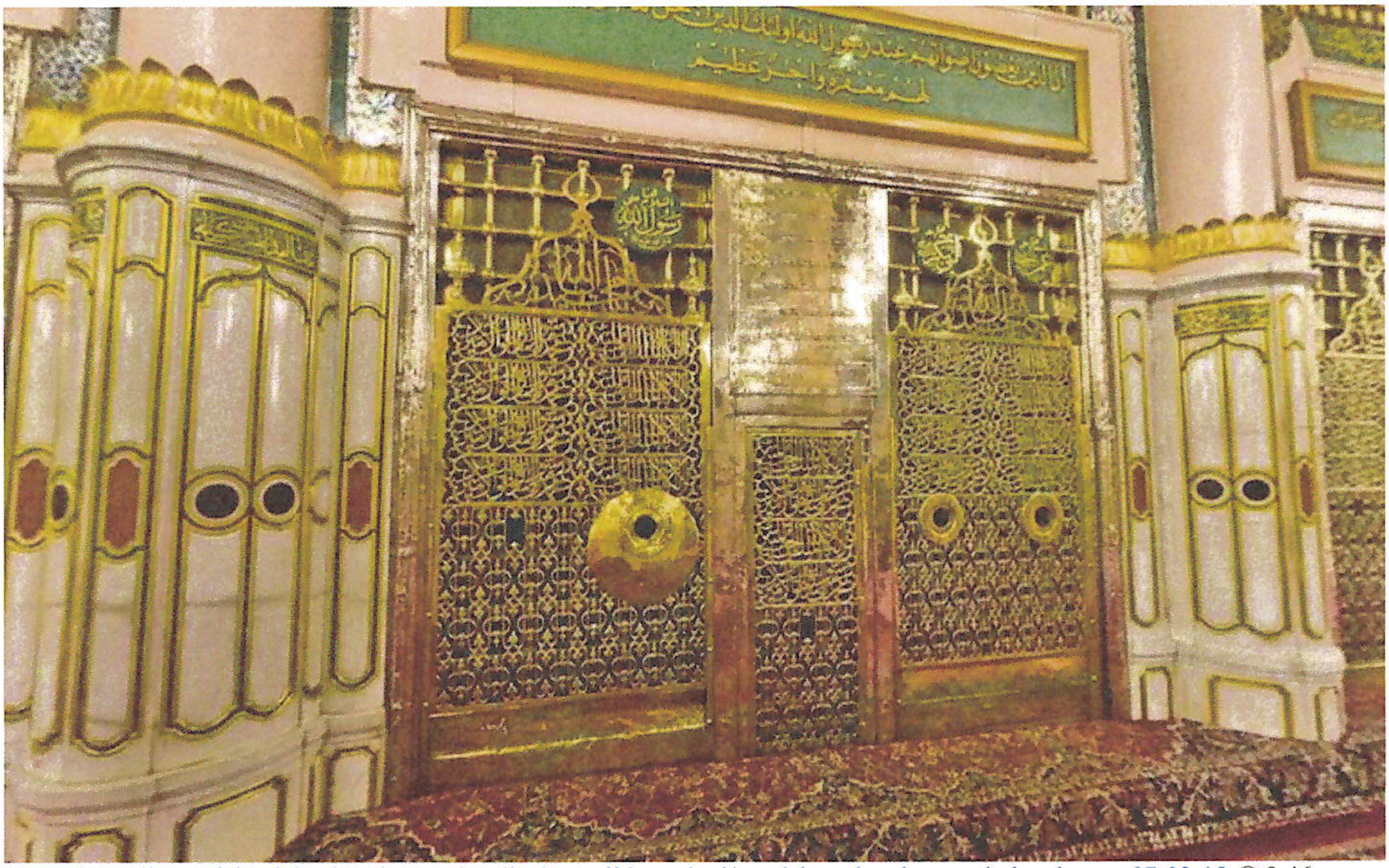

https://www.islamiclandmarks.com/madinah-masjid-e-nabwi/rawdah-mubarak-sacred-chamber on 07-03-18 @ 9:46

A collection of religious poems written by

Sahibzadi Zahida Mazhar

Newcastle Upon Tyne, United Kingdom

Copyright © Zahida Mazhar 2018

1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ آلہٖ و

اصحابہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۰

انتساب

کروڑوں درود اور کروڑوں سلام

بہ روحِ محمدؐ علیہ السلام

نبوت ہوئی ختم جن پر تمام

بنامِ محمدؐ صلوٰت و سلام

میرے آقا و مولیٰ رحمۃ اللعالمین شافعِ المذنبین حبیبِ کبریا

دل و جانِ ما احمدِ مجتبیٰ رحیم و کریم محمدؐ مصطفیٰ پاک

صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہدیہ

محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم جن کی نظرِ رحمت و شفقت

کے باعث میں یہ حمد و نعت کے نغماتِ طیب کہنے اور کتابی

شکل میں امتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں پیش کرنے کے قابل ہو سکی

گر قبول افتد زہے عز و شرف

کنیزِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

گزر کرنا میرے سرکار میری جو ہو گستاخی

تیری مدہوش کو کب ہوش ہے کیا بات لکھی ہے

صاحبزادی

مس زاہدہ مظہر

786

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم الذی ھو رحمۃ للعالمین وبالمومنین رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم ۔

میری کتاب تفہماتِ طیب آپ کے ہاتھ میں ہے اللہ میری اغلاط پر درگزر کرتے ہوئے میری ٹوٹی پھوٹی شاعری قبول کر لیجیۓ اور اپنی نیک دعاؤں میں مجھ گنہگار کو اور خاص طور پر میری بچیوں کو اور ان کی آئندہ نسلوں کو یاد رکھئے تاکہ اللہ رحمان و رحیم دین دنیا اور آخرت میں لازوال رحمتیں برکتیں اور سرفرازی عطا فرمائے بجاہ سید الانبیا و سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

تا ابد الآباد روحانی جسمانی ذہنی اور قلبی صحت سکون و راحت اور ہر جہات و ہر مقام پر خیر و عافیت رحمت و نصرت نصیب ہو آمین ثمہ آمین یا رب العالمین آمین

بحق رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ۔

بڑی مہکی ہوائیں آرہی ہیں باغِ طیبہ سے
بہاریں ڈھونڈتی ہیں زاہدہ کو یاد پکی ہے

کروڑوں درود اور کروڑوں سلام
بہ روح محمدؐ علیہ السلام
نبوت ہوئی ختم جن پر تمام
بنامِ محمدؐ صلوٰۃ و سلام

ح

تعارف

مولا یا صل وسلم دائماً ابداً
علی حبیبک خیر الخلق کلہم

بخدا مجھے نہیں معلوم شاعری کے قوانین و ضوابط کیا ہیں نہ ہی میرے پاس کوئی سند یا ڈگری ہے۔ بس واجبی سی تعلیم کے بعد پردیس میں آکر بے شمار مشکلات اور تکالیف و مصائب سے پر زندگی گزری بارہا میجر آپریشن ہوئے۔ اور اب کینسر کا بہت بڑا آپریشن ہونے کے بعد کیمو تھیریپی اور پھر ریڈیو تھیریپی ہوتی رہی اس کے علاوہ شوگر بلڈ پریشر معدے میں السر وغیرہ۔ نجانے کتنے دکھ کتنی بیماریاں اس جان ناتواں نے پال رکھی ہیں بظاہر موت سامنے کھڑی دن گن رہی ہے۔ کسی لمحہ بھی حکم الٰہی آجائے تو لبیک اللّٰہم لبیک اور آمین کہنا ہوگا مگر میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی رحمت تمام پر قربان جاؤں کہ مجھ گنہگار پر نظرِ رحم و کرم فرما دی اور بلاناغہ مسلسل آمد ہوتی رہی

میری آنکھوں کا موتیا کا آپریشن۔ جوڑوں میں درد میرے ہاتھ سوجے ہوئے اس پر کوئی مدد کرنے والا بھی نہیں ہے۔ اس کسمپرسی کی حالت میں بھی شہنشاہ دو عالم کی رحمتوں کی برسات نے میری تنہا و ویران زندگی میں حمد و نعت کے نغمات طیب سے نت نئے پھول کھلائے اور میرے دکھتے ہاتھوں سے قلم بند کرواتے رہے ہیں

میری سوچ میرے ذہن میں میری کتاب کا نام نغماتِ طیب بھی میرے آقا رحمتِ دو عالم سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم جی کے کرم کی علامت ہے

ورنہ تو میں سوچتی تھی کہ کسی سے کہوں کہ کتاب کا نام سوچیں اور مشورہ دیں مگر اس کی نوبت نہیں آئی۔

اپنی صحت اور حالات کے بارے میں تعارفی پیرا گراف لکھ کر حالات واضح کرنے کا مقصود یہ بھی ہے کہ بظاہر چونکہ کوئی استاد یا مشیر شاعری کے رموز سے آگاہ کرنے اصلاح کرنے والا بھی میسر نہیں تھا
مگر پھر بھی میں اپنا کلام امتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کر رہی ہوں تو امید رکھتی ہوں کہ میرے حالات کے پیشِ نظر میری خامیوں کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔

معزز قارئین کرام یہ میری نغمات طیب میری سب سے پہلی تخلیق اکتوبر ۲۰۰۸ میں ۱۱ سو جلدیں چھپا وا کر مفت تقسیم کرنے کے لئے رقم اپنے پلے سے ادا کر دی گئی تھی جبکہ اس کے بعد میری 5 عدد کتب منظوم اور 3 عدد نثر میں آپ کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہیں اور الحمد للہ نیا دیوان بھی جلد ہی مکمل ہو جائے گا انشاء اللہ
بشرطِ زندگی۔

اے بے نیاز اے میرے خدایا
تو خود سے آیا ہمیں بنایا
کہاں ہے رہتا کہاں سے آیا
نہ بھید تیرا کسی نے پایا
تجھے کسی نے جنا نہیں ہے
تجھے کسی سے بقا نہیں ہے
تو خود سے قائم رہے گا دائم
تیرا ہے سب کچھ تجھی سے قائم
تیرا ہی جلوہ ہے خشک و تر میں
تیری حکومت ہے بحر و بر میں
فضائیں تیری ہوائیں تیری
گھٹائیں تیری نوائیں تیری
ہے ملک تیری زمین ساری
امانتوں کی امین ساری
عرش کے جلوے تیرے سبب سے
فرش کی رونق تیرے ادب سے
جو دھوپ سورج سے پا رہے ہیں
یہ چاند تارے بتا رہے ہیں
غذا سے کلیاں پک رہے ہیں
یہ پھول جو لوگ تک رہے ہیں
پھلوں سے جھکتے شجر یہ سارے
پہاڑیوں کے حجر یہ سارے
یہ حسن اپنا دکھا رہے ہیں
تو ہی ہے خالق بتا رہے ہیں
تو ذرے ذرے میں ہے سمایا
ہمارے سر پر ہے تیرا سایا
ہر ایک شے میں تو ضو فشاں ہے
یہاں وہاں پر تو بے گماں ہے
تو زاہدہ کے ہے من کو بھایا
اے سب کے مالک میرے خدایا

زاہدہ مظہر

بڑی شان والا ہے والی توئی
جہاں کے گلستاں کا مالی توئی
تو حیّ قیّوم اور مختارِ کل
ہیں بے شک تیرے فیصلے سب اٹل
تو چاہے بگاڑے بنائے جسے
تیرے ہاتھ ڈوری یہ پتلے تیرے
یہ شاداب کلیاں یہ غنچے یہ پھول
کرشمۂ قدرت انہیں میں ببول
کہیں آبشاروں کا دلکش سماں
کہیں کوہساروں پہ تیرے نشاں
تیرے چاند تاروں میں تیری ضیا
ہر پھول کو کر دی خوشبو عطا
یہ سب کیا ہیں سب ہیں نشانی تیری
یہ سب کہہ رہے ہیں کہانی تیری
سمندر سیاہی ہو جنگل قلم
بیاں کر سکیں نہ تیری شان اتم
میں نادان نکمی یا مجہول ہوں
محمدؐ کے قدموں کی میں دھول ہوں
تیری زاہدہ جس سفر میں رہے
تیرے مصطفیٰؐ کی نظر میں رہے

زاہدہ مظہر

پڑھتی ہوں کلمہ تیرا کرتی ہوں ذکر تیرا
یا ذالجلال بے شک تیرا ہے سارا ڈیرا

پنہاں نہیں ہے کچھ بھی تو باخبر ہے سب سے
تیری نگاہ میں سب ہے دن ہو یا گھپ اندھیرا

اے بے نیاز تیری رحمت ہے ہم پہ شفقت
ہم کو سکوں کی خاطر شب دی ہے پھر سویرا

تیری حمد کے پرچم ہیں فرش اور عرش پر
ہر جا تیرے جہاں میں اونچا تیرا پھریرا

حزن و ملال دکھ میں جگ نے نگاہیں پھیریں
اے آسمان والے تجھ کو ہے فکر میرا

اس بے ثبات دنیا سے دل شکستہ پاکر
تیرے کرم کے ہاتھوں نے اپنی سمت پھیرا

تب ساز دل نے چھیڑے تیری حمد کے ترانے
کیف آفریں ہیں گھڑیاں اب کچھ نہیں بکھیڑا

سر پر ہے زاہدہ کے تیرے کرم کی چھاؤں
الحمدللہ بے شک تو میرا ہے تو میرا

زاہدہ مظہر

نہیں ہے تیرا کوئی ہمسر الہٰی
زمیں آسماں سب پہ ہے تیری شاہی

تو ہی احکم الحاکمین مالکِ ملک
تجھی کو ہے زیبا جہانوں کی شاہی

کوئی جب بھی مدمقابل ہے آیا
ہو فرعون و نمرود سب کی تباہی

تیرے در پہ جس نے بھی سجدے گزارے
محبت اطاعت سے نصرت ہو چاہی

تو رکھتا سبھی کا بھرم ہے خدایا
کرم کر دو ہم پہ بھی بار الہٰی

ہمیں چاہیئے تیری رحمت و نصرت
سدا رکھنا سرشار حبِ الہٰی

تیرا شکر مولیٰ ادا ہو تو کیسے
ملی زاہدہ کو ہے جو چیز چاہی

زاہدہ مظہر

786

تو اِلٰہ ہے ربّ ہے رحیم ہے
تو ہی سب سے اعلیٰ عظیم ہے
تو بزرگ و برتر عظیم تر
تو ہی ہر کسی سے قدیم تر
تو ہے بے نیاز میرے خدا
کوئی تجھ کو دے گا بھلا تو کیا
تیری ارفع و اعلیٰ شان ہے
تو عبادتوں کی بھی جان ہے
یہ ملائکہ سرِ عرش یاں
کریں سارے صفت تیری بیاں
تیرے انبیاءؑ تیرے اولیاءؒ
کریں حور و ملک تیری ثنا
کوئی تیری مثل ملے تو کیوں
تو ہے کیا بیاں نہ کر سکوں
دی ہے جس کسی کو بھی زندگی
کیا حکم سب کرو بندگی
تیرے عشق میں جو فنا رہے
نہیں مرگ ان کو بقا رہے
ہمیں اپنے عشق کا ذوق دے
تیری جستجو رہے شوق دے
تیری ذات کا یہ کمال ہے
تیرا ہر کسی میں جمال ہے
ہے تو ازسے کی الگ ادا
ملے غم تو کر دے خوشی عطا
کریں دل لگا کے جو ہم دعا
تو قریب ہو کے سنے سدا
میرے اللہ تجھ سے دعا ہے یہ
میری ہر گھڑی یہ صدا ہے یہ
ہے دعا کہ زاہدہ جب مرے
تیرا جلوہ پیشِ نظر رہے

زاہدہ مظہر

ارض و سما کے مالک تو نے ہے سب بنایا
تیرا نہیں ہے حاکم ثانی نہیں ہے سایا
اے آن بان والے اے اونچی شان والے
تجھ کو کسی نے جنما نہ تیرا کوئی جایا
یہ کائنات تیری تجھ کو دوام حاصل
اے احکم حاکموں کے تجھ سا نہ کوئی پایا
خلعت خلافتوں کی انساں کو تو نے بخشی
جو کچھ ہے جو جہاں ہے تیرا ہے جو کمایا
کرتے رکوع سجدے قعدے قعود کرتے
اللہ سے لو لگا لوں سودا یہ سر سمایا
تیرے کرم سے مولی تیرا ہی ذکر ہر دم
میرے لبوں پہ آیا تو دل نے چین پایا
کرتی ثنا ہوں تیری کہتی حمد ہوں تیری
میرے کریم تیرا لطف و کرم ہے چھایا
تیری عطائیں یا ربّ کیسی ہیں پیاری پیاری
اتنا بہت نوازا اور راستہ بتایا
اے زاہدہ تکی تیری رحمتوں میں کھیلے
یہ بھید تیرا یا ربّ میری سمجھ نہ آیا

زاہدہ مظہر

تیری جستجو میں ہوں میں پڑی
مجھے بے کلی ہے بڑی بڑی
اے مکینِ عرش عظیم تر
تجھے ڈھونڈتی ہے نظر میری
اے خدا اے ربّ اے رحیم تر
تیری راہ میں ہوں کھڑی کھڑی
کبھی آ کے مل میرے ماہیا
کھڑی ملتجی تیرے در کھڑی
یاں جہاں بھر سے ہے منفرد
میری آرزوؤں کی یہ لڑی
تو نے کر کے اتنی عنایتیں
جو بگاڑ دی ہے طبع میری
تیری چشمِ فیض مجھے ملے
یہی التجا ہے میری میری
دیا عشق تو ہوں اطاعتیں
یوں تو جھولی تو نے بہت بھری
میں نیاز مندِ جناب ہوں
تیری مجھ پہ رحمتیں ہیں بڑی
تو حقیر ادنیٰ سی زاہدہ
تیری چاہ کے منتظر کہاں لڑی

زاہدہ مظہر

اُسی کو زیبا ہے کبریائی
اسی کی تو ہے یہ سب خدائی
اسی کو پھبتی ہے شان و شوکت
کرو حمد سب کرو بڑائی
زمین زماں اس کے درمیاں سب
ملک ہے اس کی، ہے خود بتائی
بنا کے سارے جہاں اس نے
ہے شان اپنی ہمیں دکھائی
کرو عجز بزرگی کرو سب
کیا حکم صمدیت جتائی

کریم ایسا رحیم ایسا
جہاں پہ رحمت ہے اس کی چھائی

جو نعمت خاص مجھ کو دی ہے
شکر ہے واجب کروں بڑائی

ہو زاہدہ کو بہت مبارک
صلاحیت حمد و نعت پائی

زاہدہ منظور

جو ہے والی سب کا بہت بڑا
میرے مصطفیٰ کا ہے جو خدا
وہی ابراہیمؑ و نوحؑ کا
جو ہے موسیٰؑ عیسیٰؑ کی روح کا
مجھے اس خدا سے ہی پیار ہے
میری خلوتوں میں بہار ہے
میری روح کو بھی قرار ہے
میرے چہرے پہ بھی نکھار ہے
مجھے مصطفیٰ سے ملا ہے یہ
مجھے لگتا کتنا بھلا ہے یہ

مجھے عشق رب کا جنون ہے یہ
یا کہ روح و جاں کا فسوں ہے یہ
ہے اسی سے روح رواں میری
ہے اسی سے جسم میں جاں میری
ہے وہی فنا و بقا میری
ہے اسی کی یاد دوا میری
میری کائنات کا رب ہے تو
میری چاہ میری طلب ہے تو
کبھی زاہدہ کو ملے جو تو
میری جان پھر نہ جدا ہو تو

زاہدہ حفیظ

اے حبیبِ کبریا اے عشقِ ربّ العالمین
اے خدا کے لاڈلے اور عرش کے مسند نشیں
سب جہاں تیرے لئے تو مالکِ خلدِ بریں
یا محمدؐ مصطفیٰ یا رحمۃ للعالمین
آج طوفاں موجزن ہیں زیرِ دریائے کرم
وا کروں دامن بھروں انوارِ سیدِ مرسلیں
تھا ازل میں روح میری نے قصیدہ جو پڑھا
آج چھیڑا سازِ دل نے پھر وہی نغمہ حسیں
عرشیوں کے مقتدا اور فرشیوں کے رہنما
ہے نجات و خیر تیرے ہاتھ ختم المرسلیں
تیری چاہت کی حلاوت سے ملی دیوانگی
ملی جو چشمِ ناز سے آقا شرابِ انگبیں
تیری پیاری سی شبیہ آنکھ کی پتلی میں ہے
جس سے روشن ہیں نگاہیں آقائے روح الامیں
ہے تمنا دستِ یزداں چوم لوں میں چوم لوں
جس نے ڈھالا نور کے سانچے میں یہ پیکر حسیں
یہ عبادت ہی مجھے تو راس آتی ہے شہا
وردِ لب ہے نعت تیری ہر گھڑی ماہِ مبیں
ہے بھروسہ تھام لے گی بڑھ کے رحمت آپؐ کی
ڈگمگا جائیں اگر تیرے غلام کمتریں
ہو اگر اذن، سفر میں چل کے آؤں سر کے بل
ہوں تیری برکات ہمدم اور تسکیں دلنشیں
تو میرا مشکل کشا، میرا بھرم معراجِ دیں
خستہ و بدحال ہوں لیجیے خبر صادق امیں
آ کے گھیرا ہے مصائب نے مجھے آلام نے
میں بڑی مشکل میں ہوں یا رحمۃ للعالمین
ہے یزید و شمر کی یلغار ہر سو ہر قدم
ہو تیری نصرت حبیبِ کبریا میری معیں
سیّد و سالارِ امت کی دہائی دے کے تو
زاہدہ کر پیش عرضی دفترِ سرکارِ دیں

زاہدہ مظہر

بڑا ہی لطیف آیا جھونکا ہوا کا
کیا جس نے دل کو اشارہ وفا کا
محبت کا قانون مجھ کو پڑھا کر
عشق و اطاعت کا عنواں بتا کر
کئے رحمتوں کے اشارے کنائے
حضوری کے آداب بھی کچھ سکھائے
پیامِ حضوری کا مژدہ سنا کر
اشارۂ ابرو سے مجھ کو بتا کر
کتابِ محبت مجھے پھر تھمائی
حدیثِ کرم بھی مجھے کچھ سنائی
میری آتشِ شوق کو تیز کر کے
اڑایا مجھے بازوؤں سے پکڑ کے
میں پہنچی دیارِ نبیؐ میں تو دیکھا
تھا امت کا اژدھام ہر سو و ہر جا
کھلے انؐ کی رحمت کے میخانے ہر سو
تھے شمعِ ہدایت کے پروانے ہر سو
وہ شمعِؐ کرم پر فدا ہو رہے تھے
جو رخصت ملے پر جدا ہو رہے تھے
ادب سے محبت سے لرزہ تھا طاری
جو رخصت کے لمحے میری آئی باری
نبیؐ کے کرم نے کرشمہ دکھایا
مجھے پاس اپنے نبیؐ نے بٹھایا
تڑپ دل میں اٹھی یہیں جان دے دوں
خزانۂ یزداں میں ایمان دے دوں
تیرا زاہدہ یہ کرم ہے خدایا
شفیعِؐ امم نے ہے جلوہ دکھایا

زاہدہ مظہر

بڑا لطف ہے یادِ شاہِ شہاں میں
نہیں اس سے بہتر کوئی شے جہاں میں
محبت کا عنوان بن کے وہ آئے
صاحبِ قرآں کے سب بید ہیں سائے
وہ آئے تو واحد سے سب کو ملانے
سبق صمدیت کا سب کو پڑھانے
یہ شمس و قمر یہ ستارے یہ پانی
سبھی ہیں ہمارے خدا کی نشانی
گلوں میں ہے خوشبو تو شیریں ہیں ثمرات
چھلکتے گلوں کو تبسم کی عادات
ترانے اسی کے سبھی گا رہے ہیں
زمانے کو یہ بات سمجھا رہے ہیں
خدا نے محمدؐ سے کہہ دی یہ بات
خزانوں کی کنجی ہے اب تیرے ہاتھ
یہ سب کائنات انؐ کے زیرِ حکومت
کرو انؐ سے درخواست چاہو جو نعمت
انؐ ہی کا کرم ہے زمانوں پہ چھایا
انؐ ہی سے ملا جس نے جو کچھ بھی پایا
انؐ ہی سے ملی ہے جہانوں کو رحمت
خدا کی عطائیں یہ سب جاہ و حشمت
گلستاں میں کھلتے گلوں کو لطافت
مہرباں دل میں عطا و سخاوت
اے روحوں کی تسکیں خیالوں کی رفعت
بچانا شیاطیں سے عزت و عفت
تیری زاہدہ کو یہ گھیرے ہوئے ہیں
دیے میری راہوں پہ پہرے دیے ہیں

زاہدہ منظور

بس اسے ہے نظر کرم شاہؐ کی اس کٹیا پر
اب شب و روز ہے رحمت کی گھٹا کٹیا پر
میں نے جو جام محبت تھا ازل میں چکھا
اس نے مدہوش مجھے تا بہ ابد ہی رکھا
میں نے جو رحمت یزداں کے مزے لوٹے ہیں
میری عقل اور سمجھ اس سے بہت چھوٹے ہیں
تیری الفت کے ستارے ہیں کھلے یادوں میں
ذہن تو کھویا ہی رہتا ہے تیری باتوں میں
ہم پہ اسرار محبت کے بہت کھلتے ہیں
رب کے محبوبؐ کی نعتوں سے گناہ دھلتے ہیں
جیا میری نوکِ قلم نعت ہے تیری پڑھتی
اور روانی سے ہے اشعار کی خاطر چلتی
دل میں آتا ہے یقیناً یہ کوئی طاقت ہے
جس کو لکھوانے سے نعت اور حمد راحت ہے
میری اوقات کہ اشعار حمد کے لکھوں
یا نبیؐ پاک کی رحمت کے مزے میں چکھوں
انؐ کے انوار برستے ہیں بہت دیر تلک
رحمتِ یزداں میں گم رہتی ہوں میں زیرِ فلک
میں تو اب شاہؐ کی رحمت میں بہت ڈوب گئی
اب نہیں غیروں کی چاہت نہ طلب اور کوئی
انؐ کے میخانے سے آتی ہیں ہوائیں ہردم
معجزے ایسے زمانے میں ہیں ہوتے کم کم
انؐ سے امید پلائیں گے ہمیں وہ ساغر
آپؐ کے لطف و عطا ہوں گے جہاں سے بڑھ کر
زاہدہ تیرے کرم سے یہ توقع رکھے
ہوں گے مقبول جو اشعار ہیں میں نے لکھے

زاہدہ مظہر

صبا کہہ رہی ہے یہ کانوں میں آکر
شہنشاہِؐ عالم کی رحمت کو پاکر

ہے واجب کریں سجدۂ شکر ہم سب
جو ممکن ہوں حاضر درِ شاہؐ پہ جاکر

عفو اور کرم سے بھرو دامنوں کو
بخشش دیں گے عصیاں، وہؐ نادم پاکر

ڈراؤ انہیں راہِ حق پہ بلاؤ
جو بھولے خدا کو ہیں دنیا میں آکر

گناہ اور جرم چھوڑ دیتا ہے اچھا
کرو کچھ بھلائی رہِ حق کو پاکر

چلو جا کے آقاؐ کی راہوں میں بیٹھو
سنور جاؤ گے ان کی نظروں میں آکر

عفو درگزر اور کرم ہی ملے گا
جو مانگو گے آقاؐ کے دربار جاکر

بہت ہم نے حاتم کے قصے سنے ہیں
بنایا سخی رحمتِ حق نے آکر

اٹھو زاہدہ لے کے نامِ محمدؐ
لگی ہیں سبیلیں پیو تم بھی جاکر

زاہدہ مظہر

تیرے زائر حرم سے رحمتیں جب لوٹ لاتے ہیں
ہجر میں آپؐ کے آنکھوں میں بھر بھر اشک آتے ہیں

بہت ہی چیونٹیاں گھیرے میں لے لیتی ہیں جب ہم کو
تو ہم دل تھام لیتے ہیں جگر میں ہول آتے ہیں

ہمیں صحنِ حرم کی ہی بہاریں راس آتی ہیں
نبیؐ کے گھر کے بام و در میری نظروں کو بھاتے ہیں

تیری خوشبو بسی ہے جان و دل میں میری دنیا میں
مجھے بھاتی نہیں کوئی بھی بو جب لوگ لاتے ہیں

شہہؐ بطحا بلائیں گے تو ہم جائیں گے پھر طیبہ
ابھی تو ہم تصور میں ہی جنت دیکھ آتے ہیں

تمہاریؐ زاہدہ پر اب نظر رحمت کی ہے شائد
حمد اور نعت سے ہی فاصلے اب مٹتے جاتے ہیں

زاہدہ مظہر

رحمت سے تیری جائیں گے ہم پھر درِ رسولؐ
جا کر کریں گے پیش سب نعت و حمد کے پھول

اے رحمتِ تمام یہ گجرے درود کے
لائی ہوں کرنے نذر تو کر لیجیے قبول

میری عرض پہ غور ہو اے شہنشاہِ دیں
آئی ہوں کھاتی ٹھوکریں سر پر پڑی ہے دھول

تیرے حرم کی رونقیں بڑھتی رہیں سدا
اجڑی حیات میری پر ڈالیں نظر رسولؐ

کچھ آخرت کی خیر ہی جھولی میں ڈالئے
ہے التجا کنیز کی اس کو کریں قبول

یہ آرزو رہیں سدا ہم آپؐ کے قریب
رحمت بھری نظر تو کریں آپؐ یا رسولؐ

تیرا ہی پیار دل میں ہمیشہ بسا رہے
غیروں سے شغف ہو نہ خواہش کوئی فضول

میرے کریم آپؐ کی رحمت سے کیا بعید
میری نسل کے ہاتھ ہوں نعت و حمد کے پھول

لب پر درودِ پاک ہوں رحمت تیری رہے
اپنا غرور آپؐ کی نسبت ہے یا رسولؐ

میری طلب یہی ہے تمنا ہے آخری
نہ زاہدہ کی آل کے ہوں مشغلے فضول

زاہدہ مظہر

میرے اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا رزاق یا خدا
کلمۂ توحید پڑھکر کر رہی ہوں ابتدا
کر سکوں توصیف تیری یہ کہاں ممکن بھلا
چہار سو عالم میں آتا ہے نظر جلوہ تیرا
کوہساروں میں ہے تو اور ریگ زاروں میں بھی تو
سبزہ زاروں میں تیری ہے بہتے دھاروں میں نمو
روشنی سورج کی تجھ سے چاند تاروں میں ہے ضو
ہے نظر آتی جہاں میں تیری قدرت چار سو
تو نے دی ہیں ان بہاروں کو بڑی رنگینیاں
اور پتھری چٹانوں میں بڑی سنگینیاں
ہیں پرندوں کو سکھائیں تو نے خوش چہچہیاں
فطرت انساں میں رکھدی ہیں بڑی رنگینیاں
میں کروں کیا کیا بیاں تیرے کروڑوں رنگ ہیں
دیکھکر تیری کرشمہ سازیاں ہم دنگ ہیں
تیرے متوالے خدایا سب تمہارے سنگ ہیں
اور شیطانوں کے پالوں سے بڑے ہی تنگ ہیں
دے ہمیں توفیق تیرا ذکر ہم کرتے رہیں
ہم تیرے دینِ مقدس کا ہی دم بھرتے رہیں
زاہدہ دشمن سے آخر دم تلک لڑتے رہیں
مرتے سمے کلمۂ طیب سبھی پڑھتے رہیں

زاہدہ مظہر

شفیعِ امم ہو عفو در گزر
بہت جرم و عصیاں ہوئے ہیں مگر
کھلے باب رحمت میرے مصطفیٰ
ہے کنجی تیرے ہاتھ مشکل کشا

پڑی ٹھوکروں میں سسکتی ہوں میں
قدم آپؐ کے اب پکڑتی ہوں میں
ہیں اتریں تیری رحمتیں جب ادھر
ہوا صاف عصیاں سے تب میرا گھر
شفیعِ امم کی نگاہِ کرم
بتایا مقدر میرا دم کے دم
نگاہوں کی ٹھنڈک ہے تیرے سبب
زیارت ہوئی ہے مجھے تیری اب
میری روح پر بھی سکوں چھا گیا
تیرا پیارا جلوہ مجھے بھا گیا
مزے میں ہے اب زاہدہ ہر گھڑی
ٹلی جلد جب کوئی مشکل پڑی

زاہدہ مظہر

مہینہ مبارک ہے رمضان کا
کلام مقدس کے عرفان کا
ہو جن کو مقدر وہ صائم بنیں
ترا فرض نمازوں کو قائم کریں
سماعت میں نغمے ہوں قرآن کے
ہو راحت دلوں کو تیرے نام سے

تو پھر رحمتوں کی سبیلیں بنیں
تبھی مغفرت کی دلیلیں بنیں
محبت سے صائم کریں جان سے
عبادت کریں سب دل و جان سے

کریں جب دعا سارے اہل وفا
ہمیں یاد رکھیں ذرا بخدا
کہ جان و جگر کو شفا اب ملے
ترستے ہیں بستر پہ کب سے لگے
ہوں رمضاں کی برکات ہم کو عطا
تیری رحمتوں میں رہیں یا خدا

ہے خواہش کہ جنت ٹھکانہ بنے
میرا دل بھی تیرا نشانہ بنے
مراتب ہوں اعلیٰ ہو مشکل کشا
یہی التجا ہے میری التجا
تیری زاہدہ تو وہ مجبور ہے
ثنا کرتے رہنے سے مخمور ہے

زاہدہ مظہر

کوئی جب بھی لکھی ہے نعت نبیؐ
لگا جیسے تھے وہ یہاں پر ابھی
میرے ذہن میں روشنی آ گئی
میری سوچ بھی جگمگانے لگی
خیالوں سے دھند صاف ہوتی گئی
میں نعتوں کے موتی پروتی گئی
میں تنہا رہی نہ ہی مشکل پڑی
میری نعت پل میں مکمل ہوئی
قلم سے میرے تھا کوئی ہم کلام
کسی کے حکم سے ہے لکھا تمام
اسی کا بھروسہ ہے وہ ہے بھرم
میرا ہاتھ پکڑے چلائے قلم
میرے مصطفیٰؐ تیرا اعلیٰ مقام
میں لے لے کے جیتی ہوں بس تیرا نام
کروڑوں درود اور کروڑوں سلام
خدا اور فرشتے بھی کہتے تمام
شفیعؐ امم یہ تیری شان ہے
تیری رحمتوں سے میرا مان ہے
کوئی جب بھی آ کر لو التجائیں کرے
تو جب چاہے جتنی عطائیں کرے
تیری عظمتوں کا ٹھکانہ نہیں
تجھے چاہیے کچھ بہانہ نہیں
ضروری ہے ہم انؐ کے ہو کے رہیں
کریں وہ ہماری شفاعت کریں
شفیعؐ امم کی اطاعت کرو
کرو دین حق کی اشاعت کرو
سلیقہ نہ تھا زاہدہ کو ذرا
ہیں رہبر شافع روز جزا

زاہدہ ظہیر